بِسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ، ونصلی علیٰ رسولہ ِالکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

تین قابل توجہ امور

(تحریر از ناصر منصور)

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آمد ثانی کی پیشگوئی

رویاوکشوف سیدنامحمود کے عنوان سے شائع شدہ کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک رویا زیرنمبر ۳۹۰ درج ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ دنیامیں واپس آگئے ہیں۔ یہ رویا ۱۳اپریل ۱۹۴۶ء کے الفضل میں بھی بیان ہوئی ہے۔ خاکسار احمدی حضرات کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اِس رویا کا مکمل مطالعہ فرمائیں تاکہ ان کو جماعت کے اندر حالیہ معاملات کا علم ہو۔

اس رویا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کے سرکردہ چند جرنیلوں (بڑے عہدیداروں) سے ملتے ہیں جن کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کو غلط رستہ پر چلا رہے ہیں۔ وہ اُن کو سیدھی راہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن وہ نصیحت پر دھیان نہیں دیتے اور اُن سے بحث وتکرار کرتے ہیں اور یہ جرنیل خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر حملہ کرکے لڑائی کا آغاز کردیتے ہیں مگر اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ میں ایک لمبی تلوار ہے جسکو وہ اچھی طرح چلا رہے ہیں۔ وہ جان گئے ہیں کہ جرنیل اُن کی نصائح کو درست سمجھتے ہیں مگر اُن کو جماعت کے اندر اپنی چوہدراہٹ کے ختم ہونے کا خوف ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی اُن کی غلط روش کی تائید کردیں جس پر وہ جماعت کو ڈال چکے ہیں۔ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ بھی چند ساتھی ہیں۔ انجام کار احمدیوں کی اکثریت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی لیڈرشپ کو قبول کرلیتی ہے اور ان جرنیلوں کو ہزیمت ہوتی ہے اور وہ منظر سے ہٹادیئے جاتے ہیں۔

اس رویا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک وقت پر جماعت کے اندر ایک کشمکش اور لڑائی کی صورت پیدا ہوگی جس کی وجہ جماعت کے سرکردہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اصل تعلیم کو بگاڑ دیا ہے اور اصلاح کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ صاحبان جو کہتے ہیں کہ ہم سیدھے راستے پر ہیں کیونکہ ہمارے اندر ایک خلیفہ ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اس رویا کی معقول تشریح نہیں کرسکتے۔ یہ اہم بات قابل فکر ہے کہ اِس وقت محمود ثانی کی پیشگوئی کا ایک مصداق موجود ہے۔ یعنی اِس شخص کا دعویٰ ہے کہ اس پیش گوئی کے مطابق سیدنامحمود کی روح اُسکی روح پر نازل ہوئی ہے تاکہ ان سب خرابیوں اور غلطیوں کی اصلاح کروں جو کہ جماعت میں پیدا ہوچکی ہیں۔ مزید یہ دعویدار سال ۱۴۲۷ ہجری (2006 AD) میں ظہور پذیر ہوا جو کہ عین وہ ممکنہ سال ہے جس کا خلیفۃ الثانیؓ نے اشارہ کیا تھا۔

یہ صاحب جو کہ محمود ثانی ہونے کے دعویدار ہیں وہ چوہدری غلام احمد آف کراچی ہیں جو کہ مجدد الزمان صدی پندرہ کی زندگی میں آپکے بہت وفادار عقیدت مند رہے اور ان کو آپ سے نسبت بھی ہے۔ اُن کی حمائت میں قوی نشان اور مضبوط دلائل ہیں جو کہ ایک لمبی تلوار کی طرح ہیں اور وہ بآسانی اُن جرنیلوں کو شکست دے رہے ہیں جنہوں نے کافی عرصہ سے احمدی حضرات کو گمراہ کررکھا ہے۔ اُن کے ساتھ چند مخلص ساتھی بھی ہیں جو کہ اُن کے مشن میں معاون اور مددگار ہیں۔

علاوہ ازیں ایک اور بھی رویا ہے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی آمد ثانی سے متعلق ہے۔ یہ اِسی کتاب ''رویا و کشوف سیدنا محمودؓ '' میں زیر نمبر ۴۵۶ درج ہے۔ یہ دونوں رویا اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ویب سائٹ www.greenahmadiyyat.org پر میسر ہیں۔

(۲) حضرت ایوب احمدیت کی بیان کردہ اصلاحات

حضرت ایوب احمدیت نے اپنی زندگی میں خالص توحید باری تعالیٰ کے قیام کا عمدہ نمونہ دکھایا اور خلافت ثالثہ اور رابعہ میں اُن خرابیوں کی طرف (جو کہ اب بھی موجود ہیں) اپنی پوری کوشش سے توجہ دلاتے رہے۔ الحمد اللہ آپ کی بعض تقاریر اور خطوط جو کہ آپ نے چوہدری غلام احمد صاحب کو لکھے اور فرمودات اور تحریرات جو کہ ۱۹۶۰ء کی دہائی سے لیکر ۲۰۰۴ء آپ کے وصال تک ہیں سب احمدیوں کو مطالعہ اور غور کرنے کیلئے میسر ہیں۔ ان تحریرات سے خاکسار چند ایک پیش کر رہا ہے جو کہ حضرت ایوب احمدیت کے نزدیک اصلاح طلب امور ہیں۔

ا) ہر صدی کے سر پر مجدد نازل ہونے کا عقیدہ:

اُمت اسلامیہ میں ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ تجدید دین کیلئے اپنی جناب سے مجدد نازل فرماتا رہا ہے۔ مگر جماعت کے اندر ۱۹۶۸ء کے بعد اسکے خلاف عقیدہ کو فروغ دیا جاتا رہا ہے کہ اب آئندہ مجدد دین نہیں آئینگے۔ آپ نے اِس غیر اسلامی باطل عقیدہ کا رد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے سورۃ القیامۃ کی آئت ۲۰ کی تفسیر فرماتے ہوئے تحریر کیا۔

''غرض اللہ تعالیٰ نے جس حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا وہ ظاہری الفاظ اور باطنی علوم و معارف دونوں سے متعلق تھا جیسا کہ فرمایا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدلائل ثابت فرمایا ہے کہ اس حفاظت میں علوم قرانیہ کی حفاظت کا بھی وعدہ تھا جو مجدّ دین اور محدثین اور مرسلین کی بعثت کے ذریعہ پورا ہوتا رہا اور پورا ہوتا رہے گا۔ حدیث مجدد دین بھی اسی آیت یعنی إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے تحت اور اسکی تشریح ہے''۔

ب) امیر المومنین اور قرآنی علم:

''1965ء کے بعد جماعت میں اس خیال کو مختلف طریقوں سے Promote کرنا شروع کر دیا گیا کہ جو ظاہری طور پر خلیفہ ہو لازمی طور پر علم قرآن میں سب حاضر وقت لوگوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ آپ کی موجودگی میں بھی ایک مرتبہ یہ سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ضروری نہیں خلیفہ علم قرآن میں سب سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے زیادہ علم قرآن عطا فرمادے''۔

(سیرت حصہ چہارم نمبر ۱۵)

اللہ تعالی جسے اس برکت سے نوازے اور کسی کا پابند نہیں ہے کہ اِس روحانی نعمت کو کیونکر تقسیم فرماوے۔

ج) ''ایک احمدی کے متعلق یہ معاملہ پیش ہوا کہ وہ کسی بات میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے اختلاف کرتا ہے۔فرمایا کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ سے اختلاف ہو سکتا ہے۔حضرت خلیفہ اول سے بھی ہوسکتا ہے مگر کسی احمدی کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ سے اختلاف کرنا، ناقابل قبول اورناجائز ہے''۔

(سیرت چہارم نمبر ۸۷)

یہ چیز سب سے اہم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسولوں کی بلا چوں، چرا اطاعت کریں اسلئے بجائے اختلاف کرنے یا اعتراض کرنے کے ہمیں چاہیئے کہ ہم علم اور حکمت تلاش کریں۔ امیر المومنین اور دوسرے حکام سے اگر اختلاف ہوتو ہمیں فیصلے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ۔ اس اختلاف کی اجازت ہے۔

عہدیداران اور مبلغین کے متعلق:

ا) ''چند سالوں سے بعض لوگوں میں یہ عادت ہوگئی تھی کہ گفتگو کے دوران معروف کے حوالہ کی بجائے کسی معقول پیش کردہ بات کا ردیوں کردیتے تھے کہ حضرت خلیفہ ثانی نے اسکے برعکس یوں فرمایا ہے اوراس طرح وہ موضوع زیر بحث کو یا کسی پیش کردہ تجویز کو Close کرنا چاہتے تھے۔آپ کے نزدیک معروف ہی کسوٹی تھی اور اُسی کو مدنظر رکھنا چاہیئے فرمایا کہ یہ لوگ اپنے دماغ کا استعمال نہیں چاہتے اور کوئی تجویز اصلاح کی نہیں سننا چاہتے یہ لوگوں کا منہ بند کرنا چاہتے ہیں اور سوچ پر پہرے بٹھانا چاہتے ہیں''۔ (سیرت چہارم نمبر ۱۱)

لفظ معروف کا ذکر ہماری بیعت فارم میں بھی ہے اور ذیلی تنظیموں کے عہد میں بھی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس پر خوب توجہ دینی چاہیئے ۔ ہماری اطاعت بالآخر اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو کہ ہم قرآنی احکام اور اُسکے رسول کے فرمان اور سنت پر عمل کرنے سے کرتے ہیں۔ اس پر عمل کر کے ہم دنیاوی امور میں بھی ترقی کر سکتے ہیں۔

ب) ''فرمایا کہ جو بھی بات یا فیصلہ جماعتی امور سے متعلق ہو اور عمل درآمد مطلوب ہو بہت واضح اور بین طور پر ہونا چاہیئے محض اشارے کرنا اور کھول کر بیان نہ کرنا مسنون طریق نہیں''۔ (سیرت چہارم نمبر ۳۷)

اس مہمل بیان کی ایک مثال یہ سلوگن (slogan) ہے۔ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں''۔ محمود ثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ سلوگن اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

ج) ''آپ کے سفر سندھ میں خاکسار ہمراہ تھا اور گاڑی ڈرائیو کررہا تھا اور آپ زیرلب تسبیح وتحمید اور درود کا ورد کررہے تھے۔میں نے نوٹ کیا کہ ایک خاص کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور آپ نے خاموشی کو توڑتے ہوئے مجھے قدرے اونچی آواز میں درد بھرے الفاظ میں جماعت کی موجودہ حالت کے بارے میں فرمایا کہ (سب کچھ باطل ہو گیا ہے۔ قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے)'' (سیرت چہارم نمبر ۱۰۳)

بدقسمتی سے یہ وہ حالت تھی جو کہ خلافت رابعہ کے وقت جماعت کی تھی۔ اسلئے ہمیں اس یاددہانی کی ضرورت ہے کہ صحیح قبلہ قرآن پاک اور نبی پاک ﷺ کے فرمودات ہیں۔

د) ''آپ کراچی تشریف رکھتے تھے اور آپکی مجلس میں موضوع سخن یہ تھا کہ Minorities جب اکثریت کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں اور اُن کے کندھوں پر سوار ہونا چاہتی ہیں تو بالآخر اُن کا انجام کیا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ یہودی جس طرح امریکی گورنمنٹ کو کنٹرول کر کے فلسطین اور دیگر ممالک میں اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور خود امریکی اکثریت کیلئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں تو ایک دن امریکی اُن سے وہی سلوک کریں گے جو یورپ والوں نے کیا تھا۔ فرمایا کہ ہماری جماعت کے مقتدر لوگوں کو بھی 1970ء کے بعد حکومتی اکثریت کے کندھوں پر سوار ہونے کی کوشش نہ کرنی چاہئے تھی''۔

(سیرت چہارم نمبر ۱۱۴)

عمومی طور پر احمدیوں کے متعلق:

ا) ''جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا۔ آپکی قیام گاہ پر چند مہمان بھی تھے جو ملاقات کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ میں نے سب کیلئے چائے بنانی شروع کی اور چائے کی پیالی میں پہلے قہوہ ڈال دیا۔ ایک بلوچ نوجوان مربی جو آپ کے شاگرد تھے مجلس میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے ٹوک دیا اور کہا کہ پہلے دودھ ڈالنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت خلیفہ ثانی کا پسندیدہ طریق تھا۔ آپ نے سنا تو فوراً فرمایا کہ ایسا کرنا ضروری نہیں ہے ہر ایک جیسے مناسب خیال کرے چائے بنالے۔

نوٹ: (مراد یہ تھی کہ یہ شان اور مقام نبی پاک ﷺ کا ہے کہ مکمل اتباع کی جاوے کسی دوسرے کو یہ مقام نہیں دیا جاسکتا)''۔

(سیرت چہارم نمبر ۳۳)

مکرر ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی تمام تر قابلیت کے مطابق سنت نبوی کی اتباع کریں۔ یہ تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقربین کے طفیل ہم نبی پاک ﷺ پر فدا ہونے کی توفیق پائیں اور ہم نبی پاک ﷺ کے اُسوہ کی ایک جھلک دیکھ لیں اسلئے ان بزرگوں سے بھی محبت ہو۔ لیکن ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کو باہم یاددہانی کرواتے رہیں کی مکمل اتباع نبی پاک ﷺ کی کریں۔ کسی دوسرے کو یہ مقام نہیں دیا جاسکتا۔

ب) ''صمدانی کمیشن کی کاروائی کے دوران خلیفہ ثالث کو بھی طلب کیا گیا تھا اس لئے آپ کے نزدیک معتمدین اور بھائیوں میں سے انکی ہمراہی ضروری امر تھا ان دنوں خلیفہ ثالث اور انکے ایک بھائی کے درمیان کسی ذاتی معاملہ کی بناء پر ناچاقی تھی اسلئے وہ انکے ہمراہ لاہور نہ گئے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ جب میرے علم میں یہ بات آئی تو میں نے مناسب طور پر تحریک کی کہ ایسی صورت میں ذاتی معاملات کو بالائے طاق رکھ کر جماعتی مفاد کی خاطر میرے اس بھائی کو اگر خلیفہ ثالث کو منانا پڑے اور انکے پاؤں بھی دھونے پڑیں تو اُن کو ایسا کرنا چاہیئے''۔ (سیرت چہارم نمبر ۴۳)

ہمیں چاہیئے کہ اپنے ذاتی اختلافات امام جماعت کیساتھ اور عہدیداروں کے ساتھ جماعتی اتحاد کی خاطر ختم کریں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی انا کو ختم کریں مگر ایمان اور عقیدہ کے بارے میں ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل درآمد کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر ہر صورت قائم رہنا چاہیئے۔

ج) ''میرے پاس کوئٹہ میں آپ قیام پذیر تھے۔ فرمایا کہ جو الزامات اور اعتراضات جماعت کے مقتدر لوگ مجھ پر لگاتے ہیں وہی کچھ غیروں سے اُن کو سننا پڑتا ہے نیز فرمایا کہ جو غیرت اور اُسکی نصرت اللہ تعالیٰ کو اپنے مامور سے ہوتی ہے ضروری نہیں کہ اُسکی جماعت کی حمایت اور نصرت بھی ویسے ہی کرے اللہ تعالیٰ کی نصرت پانے کیلئے حقیقی اتباع اور اعمال صالحہ شرط ہیں''۔ (سیرت چہارم نمبر ۵۰)

ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اُن کیساتھ ہیں جو محسن اور نیکوکار رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے جو وہ اپنے مرسل سے کرتا ہے صرف اُسکے مخلص اور نیکوکار، پیروکار لوگوں کے ذریعہ پورا کرتا ہے یعنی جو اُس کی تعلیم پر ایمان لاتے اور اُس پر کاربند ہوتے ہیں۔ اگر ہم اُسکی تعلیم سے انحراف کریں تو اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے اپنے رسول سے کیئے گئے وعدوں کو کیونکر پورا کرے؟

د) ''فرمایا کہ ایمان بالخلافت کوئی چیز نہیں ہے اس طرح عالمی بیعت کی اصطلاح بھی یوں ہی ہے''۔ (سیرت چہارم نمبر ۱۲۰)

ان چیزوں کی اختراع چوتھی خلافت کے زمانہ میں ہوئی اسلئے اس وجہ کا جز ہیں کہ ''قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے''۔ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کے مزید دعوے، درکار اصلاحات، تعلیمات، نصائح، آپ کے رویا و کشوف جاننے کیلئے ویب سائٹ www.greenahmadiyyat.org ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) حضرت ایوب احمدیت کو قبول کرنا ہر مومن پر لازم ہے

بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے نبی پاک ﷺ کی امت میں مرسلین نبیین ارسال کرتا رہا ہے اور یہ نبی پاک ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قوی دلیل ہے کہ اس امت کی حضرت موسیٰ کی اُمت سے شدید مشابہت ہے۔ تاہم ہمیں علم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ نبی پاک ﷺ کی خلافت کو بھی ختم سمجھا جاوے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں ہے جو کہ مکمل طور پر حضرت موسیٰ کے آخری خلیفہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے مرسلین اور ظلی انبیاء اُمت کے اندر تا روز قیامت آتے رہیں گے۔ یہ وہ صحیح تعلیم ہے جو کہ ہمیں قرآن پاک اور نبی پاک ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ودیعت فرمائی ہے۔ اسلئے ہر ایک مومن پر لازم ہے کہ وہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام جو کہ پندرہویں صدی کے مجدد ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کیلئے نازل کیئے گئے ہیں، پر ایمان لاوے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار اس بات کو قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے کہ یہ بات لازم ہے کہ اُسکے مرسلین اور نبیین کو قبول کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حکم فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

(سورۃ النساء آئت ۱۳۷)

بس یہاں مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کو اللہ تعالیٰ کے کسی مرسل کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان ارکان ایمان کا چوتھا رکن ہے۔ حضرت ایوب احمدیت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ظاہری خلافت پر ایمان لانا ارکان ایمان کا حصہ نہیں ہے۔ یہ باطل عقیدہ جماعت کے اندر پھیلایا جا رہا ہے اسلئے اسکا ابطال حق کے ساتھ ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ

(سورۃ العمران، آئت ۱۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں درج ہے کہ ہر صدی کے سر پر جو مجدد آتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا آئت بیان کرتی ہے کہ جب مرسل آتا ہے تو یہ ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ عامۃ الناس کسی اور کو چاہتے ہیں کہ وہ مرسل ہو اور جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اُسکو قبول نہیں کرتے۔ اسی طرح امتحان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مومنوں کے ایمان کا امتحان ہو اور متقی اور سچوں کو باطل پرست گناہگاروں سے علیحدہ کر دیا جاوے۔ مرسل پر ایمان لاکر مومنین اجر عظیم پانے والے ہونگے۔

نبی پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جو کوئی اس حالت میں فوت ہو کہ اُس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا تو وہ جہالت کی موت مرا۔ اِسکا مطلب یہ ہوا کہ مرسل ہر دور/صدی میں آیا کریں گے اور یہ لازم ہے کہ جو اُس دور/صدی کیلئے مجدد مقرر کیا گیا ہو اُس پر ایمان لایا جاوے ورنہ ایسے شخص کی موت جہالت کی موت ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اس کا بار بار اصرار کیا ہے۔ خاکسار شہادت القرآن سے دو حوالے پیش کرتا ہے۔

۱) ''واضح ہو کہ اِس آئت کریمہ سے وہ حدیث مطابق ہے جو پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نے کیا وہ جہالت کی موت مر گیا یعنی جیسے جیسے ہر یک زمانہ میں امام پیدا ہونگے اور جو لوگ اُن کو شناخت نہیں کرینگے تو اُنکی موت کفار کی موت کے مشابہہ ہوگی''۔

(روحانی خزائن جلد ۶، ص ۳۴۴)

۲) ''یہ اس بات کا جواب ہے کہ بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ کیا ہم پر اولیاء کا ماننا فرض ہے۔ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک فرض ہے اور اُن سے مخالفت کرنے والے فاسق ہیں۔ اگر مخالفت پر مریں''۔ (روحانی خزائن جلد ۶، ص ۳۳۹)

لہٰذا یہ بات عیاں ہے کہ مجدد دین، روحانی خلفاء، مرسلین اور نبییّن پر ایمان لانا ہر مومن پر لازم ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے مُستثنیٰ نہیں ہے۔
مزید اہم احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور حضرت ایوب احمدیت علیہ السلام کے اقوال مضمون بالا کے حوالے سے ویب سائٹ www.greenahmadiyyat.org پر میسر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ صراط مستقیم پر چلائے۔ (آمین)

تمت